روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 18 دسمبر 2004ء 5 ذیقعد 1425 ہجری 18 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 285

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخمریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کرسکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کزرع ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تعاونوا (۔) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں۔ معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسی کو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے۔ کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم۔ ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص 263)

## اللہ کے برے بندے

حضرت عبدالرحمن بن غنمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے برے بندے وہ ہیں جو غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں۔ پیاروں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں۔ اور نیک لوگوں کو مشقت اور ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مسند احمد. حدیث نمبر:17312)

## التواء جلسہ سالانہ

امسال مورخہ 26-27-28 دسمبر 2004ء جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کیلئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تا حال اطلاع نہیں ملی۔ اس لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## تحریک وقف جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس بابرکت تحریک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
”یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 1958ء)

## وقف عارضی میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی میں شمولیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔
”ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔“ (روزنامہ الفضل 27/اگست 1969ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

# عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 325)

## عالم رویا میں حفاظت الٰہی کی بشارت

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود پر جب پادری مارٹن کلارک نے مقدمہ کیا تو میں نے گھبرا کر دعا کی۔ رات کو رویا میں دیکھا کہ میں سکول سے آرہا ہوں اور اس گلی میں سے جو مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے مکانات کے نیچے ہے اپنے مکان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔ وہاں مجھے بہت سی باوردی پولیس دکھائی دیتی ہے۔ پہلے تو ان میں سے کسی نے مجھے اندر داخل ہونے سے روکا، مگر پھر کسی نے کہا یہ گھر کا ہی آدمی ہے اسے اندر جانے دینا چاہئے۔ جب ڈیوڑھی میں داخل ہو کر اندر جانے لگا تو وہاں ایک تہہ خانہ ہوا کرتا تھا جو ہمارے دادا صاحب مرحوم نے بنایا تھا۔ ڈیوڑھی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں جو اس تہہ خانہ میں اترتی تھیں۔ بعد میں یہاں صرف ایندھن اور پیپے پڑے رہتے تھے۔ جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو میں نے دیکھا کہ پولیس والوں نے وہاں حضرت مسیح موعود کو کھڑا کیا ہوا ہے اور آپ کے آگے بھی اور پیچھے بھی اوپلوں کا انبار لگایا ہوا ہے۔ صرف آپ کی گردن مجھے نظر آرہی ہے اور میں نے دیکھا کہ وہ سپاہی ان اوپلوں پر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب میں نے انہیں آگ لگاتے دیکھا تو میں نے آگے بڑھ کر آگ بجھانے کی کوشش کی۔ اتنے میں دو چار سپاہیوں نے مجھے پکڑ لیا۔ کسی نے کمر سے اور کسی نے قمیص سے اور میں سخت گھبرایا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ اوپلوں کو آگ لگا دیں اسی دوران میں اچانک میری نظر اوپر اٹھی اور میں نے دیکھا کہ دروازے کے اوپر نہایت موٹے اور خوبصورت حروف میں یہ لکھا ہوا ہے کہ:۔

”جو خدا کے پیارے بندے ہوتے ہیں
ان کو کون جلا سکتا ہے“۔

تو اگلے جہان میں ہی نہیں یہاں بھی مومنوں کے لئے سلامتی ہوتی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات دیکھے کہ آپ کے پاس گو نہ تلوار تھی نہ کوئی اور سامان حفاظت مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کے سامان کر دیئے۔“ (سیر روحانی ص259-260)

## مسیح موعود کا عالمگیر لنگر خانہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”حضرت مسیح موعود......کی وفات کے بعد مجھے خیال آیا کہ ممکن ہے متواتر چنے کھانے کی وجہ سے آپ کی صحت خراب ہوگئی ہو۔ اب تو وہ زمانہ گزر گیا لیکن اگر ہم اس زمانہ میں ہوتے تو اپنی جانیں قربان کر کے بھی آپ کے لئے کھانا مہیا کرتے اور چنے نہ کھانے دیتے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں ماش کی دال کھا رہا تھا کہ مجھے دال کھاتے ہوئے حضرت خلیفہ اول نے دیکھ لیا اور فرمانے لگے۔ میاں! دال بھی کوئی کھانے کی چیز ہوتی ہے۔ خبردار! پھر کبھی دال نہ کھانا۔ مگر ادھر خدا کا مسیح ایسا تھا کہ اٹھائیس تیس سال اس کی زندگی کے ایسے گزرے ہیں جن میں وہ روزانہ پیسے کے چنے بھنوا کر کھا لیتا تھا اور اپنا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا جو دین سیکھنے کے لئے آتے تھے۔ جب بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل آپ پر نازل ہونے شروع ہوئے اور قرآنی لنگر نے آپ کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا:۔

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

کہ اے لوگو! میری حالت پر غور کرو۔ کبھی تو ایسا تھا کہ میری بھاوج گھر کے بچے ہوئے ٹکڑے مجھے بھیجا کرتی تھی لیکن قرآنی لنگر کی برکتوں کی وجہ سے آج بہت سے خاندان میرے ذریعہ سے پل رہے ہیں۔ اس میں اشارہ ہے ان مہاجرین کی طرف جو اپنا وطن چھوڑ کر قادیان آگئے تھے یا جو آج اپنا وطن چھوڑ کر سینکڑوں مہاجروں کی صورت میں یہاں بس رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ لنگر ان کو پال رہا ہے۔ غرض آج بھی وہی قرآنی لنگر جاری ہے اور آپ لوگ سارا سال بھی اور جلسہ کے دنوں میں بھی اس قرآنی لنگر سے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہوا تھا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔“

”یہ لنگر بھی ہمیشہ قائم رہے گا اور کبھی نہیں مٹے گا کیونکہ اس کی بنیاد خدا کے مسیح موعود نے قائم کی ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ تین سو سال کے اندر تیری جماعت ساری دنیا پر غالب آجائے گی اور تین سو سال میں یہ لنگر ربوہ میں نہیں رہے گا بلکہ تین سو سال کے بعد ایک لنگر امریکہ میں بھی ہوگا۔ ایک انڈیا میں بھی ہوگا۔ ایک جرمنی میں بھی ہوگا۔ ایک روس میں بھی ہوگا۔ ایک چین میں بھی ہوگا۔ ایک انڈونیشیا میں بھی ہوگا۔ ایک سیلون میں بھی ہوگا۔ ایک برما میں بھی ہوگا۔ ایک شام میں بھی ہوگا۔ ایک لبنان میں بھی ہوگا۔ ایک ہالینڈ میں بھی ہوگا۔ **غرض دنیا کے ہر بڑے ملک میں لنگر ہوگا**“۔ (سیر روحانی ص752)

رب العرش کی قدرت نمائی دیکھئے کہ عالمی لنگر خانہ کا وہ تخیل جس کا تیسری صدی تک عملی شکل اختیار کر لینا بھی بظاہر بعید از قیاس نظر آتا تھا خلافت خامسہ کے انقلاب آفریں دور کے آغاز کے ساتھ ہی بیسیوں نہیں سینکڑوں ممالک میں معرض وجود میں آچکا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے شعری کلام میں قریباً سو سال قبل بایں الفاظ منادی کی گئی۔ ؎

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار
ملت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بناء
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزان دیار

☆......☆......☆......☆

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 9 دسمبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام ”جذبیہ ظہور“ عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم منور احمد طارق صاحب صدر جماعت احمدیہ فوجیانوالہ ضلع اوکاڑہ کی پوتی اور مکرم محمد ارشد خالد صاحب آف اوکاڑہ کی نواسی ہے۔

اسی طرح خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 دسمبر 2004 کو مانچسٹر میں پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ”مامون احمد“ عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبشر احمد خالد صاحب حال مقیم مانچسٹر کا پوتا اور مکرم منور احمد طارق صاحب صدر جماعت احمدیہ فوجیانوالہ ضلع اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کو سچے خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرمہ نیلم وقار صاحبہ اہلیہ مکرم وقار احمد صاحب ہما بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کو یکم دسمبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فراز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد الطاف تنویر صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، باعمر اور خادم سلسلہ بنائے۔

## تقریب آمین

مکرم نجیب احمد فہیم صاحب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤ الدین لکھتے ہیں۔ میرے بیٹے جزیل احمد واقف نو نے چار سال چار ماہ کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچے نے قرآن مجید کا مکمل دور تین ماہ کے عرصے میں مکمل کیا ہے۔ مورخہ 15 نومبر 2004ء کو اس کی تقریب آمین منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید تھے۔ انہوں نے بچے سے قرآن مجید سنا اور بعد ازاں دعا کروائی۔ عزیزم جزیل احمد مکرم ملک سلطان علی ریحان صاحب سابق ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب سابق مربی جزائر فجی کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولا کریم ہم سب کے دلوں میں قرآن مجید کی محبت بھر دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

## ولادت

مکرم رانا محمد قاسم صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے تایازاد بھائی مکرم رانا ہاشم علی صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22 نومبر 2004ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں منظور فرماتے ہوئے نعمانہ ہاشم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا امیر حمزہ صاحب مرحوم ربوہ کی پوتی اور مکرم لطیف احمد عابد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک سعادت مند، باعمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی اہلیہ مکرم شگفتہ پروین صاحبہ بنت مکرم عبداللطیف صاحب مورخہ 13 نومبر 2004ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ پابند نماز اور قرآن سے لگن رکھنے والی تھی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ دفتر صدر انجمن کے احاطہ میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔

# دعوت الی اللہ کا طریق اور احمدی واعظین و مربیان کے لئے ہدایات

## واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں، حاضر جواب اور صبر سے کام کرنے والے ہوں

(قسط دوم آخر)

حافظ مظہر احمد طیب صاحب

### تقویٰ اور صبر

فرمایا:۔

میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں۔ بالفعل بارہ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ ان کا اختیار ہو گا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گزاریں اور پھر دس پندرہ روز کے واسطے قادیان آ جائیں۔

اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ من یتق ویصبر (یوسف:91) کے مصداق ہوں۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاک دامن ہوں۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں، لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بہ جنگ ہو جائے۔

اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہؓ کا نمونہ اختیار کرنا چاہئے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک بہت شکل راہ ہے۔ قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ اس امتحان میں بعض مدعی کچے نکلیں گے۔ اب تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں، لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ نیز عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ ان کے واسطے ہم قوت لایموت کا فکر کریں گو ہر جگہ جہاں وہ جائیں گے میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت .......... کے واسطے ضروری ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ ان کی خدمت کریں گے۔ مگر پہلے سے ان کے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔

واعظ ایسے ہونے چاہئیں جن کی معلومات وسیع ہوں۔ حاضر جواب ہوں۔ صبر اور تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔ کسی کی گالی سے افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈال بیٹھیں۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کہ کوئی کھوئی ہوئی شئے کو تلاش کرتا ہے۔

مفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔ جب کسی گاؤں میں جائیں وہاں دو ر چار دن ٹھہر جائیں۔ جس شخص میں فساد کی بدبو پائیں اس سے پرہیز کریں۔ کچھ کتابیں اپنے پاس رکھیں جو لوگوں کو دکھائیں۔ جہاں مناسب جانیں وہاں تقسیم کر دیں۔ یہ عمدہ صفات سید سرور شاہ صاحب میں پائے جاتے ہیں اور کشمیر کے واسطے مولوی عبداللہ صاحب اس کام کے لئے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 ص 319)

### قول موجہ کی ضرورت

ہماری جماعت کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب حال دعوت کرنے کا طریق سیکھے۔ بعض کو باتوں کا ایسا ڈھنگ ہوتا ہے کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ لیتے ہیں اور اس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے ناامیدی ہوتی ہے مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور بعض غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید پیدا ہوتی ہے مگر وہ قبول نہیں کرتے اس لئے قول موجہ کی ضرورت ہے جس سے آخرکار فتح ہوتی ہے۔

دہلی میں سخت مخالفت ہوئی۔ آخر میں نے کہا کہ تیرہ سو برس وہ نسخہ .......... آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کہ کئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ .......... آزما دیکھو۔ دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا حق وہی ہے جو آپ فرماتے ہیں۔ غرض قول موجہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ع

ایہو ہیگی کیمیا جو کوئی جانے بول

### پیغام حق پہنچانے کا طریق

ہر ایک کو ایسی بات کرنی نہیں آتی۔ پس چاہئے کہ جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں کیونکہ آجکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں .......... دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگڑھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔ آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آ گیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے۔

یاد رکھو۔ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 441)

### دعوت الی اللہ کا صحیح طریق

ہماری جماعت کے لوگ گو مالی امداد میں تو کچھ فرق نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ تو ہر امر میں آزمانا چاہتا ہے۔ اب تلوار کی بجائے گالیاں کھا کر صبر کرنا چاہئے کہ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے لوگوں پر اپنے خیالات ظاہر کئے جاویں۔ بہ نسبت شہروں کے دیہات کے لوگوں میں سادگی بہت ہے اور ہمارے دعویٰ سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کو نرمی سے سمجھایا جاوے تو امید ہے کہ سمجھ لیں گے۔ جلسوں کی بھی ضرورت نہیں اور نہ ہی بازاروں میں کھڑے ہو کر لیکچر دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اس طرح سے فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ چاہئے کہ ایک ایک فرد سے علیحدہ علیحدہ مل کر اپنے قصے بیان کئے جاویں۔

جلسوں میں تو ہار جیت کا خیال ہو جاتا ہے۔ چاہئے کہ دوستانہ طور پر شریفوں سے ملاقات کرتے رہیں اور رفتہ رفتہ موقعہ پا کر اپنا قصہ سنا دیا۔ بحث کا طریق اچھا نہیں بلکہ ایک ایک فرد سے اپنا حال بیان کیا اور بڑی آہستگی اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔ پھر تم دیکھو گے کہ بہت سے آدمی ایسے بھی نکلیں گے جو کہیں گے کہ ہم پر تو ان مولویوں نے اصلیت ظاہر ہی نہیں ہونے دی۔ چاہئے کہ جس شخص میں علم اور رشد کا مادہ دیکھا اسی کو اپنا قصہ بتا دیا اور فرداً فرداً واقفیت بڑھاتے رہے۔ یہ نہیں کہ سب کے سب ظالم طبع اور شریر ہوتے ہیں بلکہ شریف اور مخلص بھی انہیں میں چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

لاہور کے ایک شخص نے رات کے پہلے حصہ میں کشف میں دیکھا کہ زنا، فسق و فجور، بدکاری اور بے حیائی کا بازار بڑا گرم ہے۔ تب وہ جاگا اور خیال کیا کہ اگر ایسا ہی حال ہے تو یہ شہر تباہ کیوں نہیں ہوتا۔ مگر جب وہ تہجد کی نماز پڑھ کر پچھلی رات کو پھر سویا تو کیا دیکھتا ہے کہ صد آدمی ہیں جو دعاؤں میں مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہیں۔ کوئی صدقہ و خیرات کر رہے ہیں۔ کوئی بیکسوں اور یتیموں کی مدد کر رہے ہیں۔ غرض توبہ اور استغفار کا بازار گرم ہے۔ تب اس نے سمجھا کہ انہیں کی خاطر یہ شہر بچا ہوا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ ابرار اخیار کے واسطے بڑے بڑے بدکار اور بدمعاش آدمی بھی بچائے جاتے ہیں۔

یاد رکھو کہ کچھ نہ کچھ نیک لوگ بھی ضرور مخفی ہوتے ہیں۔ اگر سب ہی برے ہوں تو پھر دنیا ہی تباہ ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 312)

### عقل و فہم میں ترقی کریں

مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیاداری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتاب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں

سب جھوٹے مرجاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

## حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

فرمایا:۔

اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ وہ لوگ جواشاعت اور (۔) کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ الٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو اور سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آ گاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد 5 ص 328)

## قناعت شعار آدمیوں کی ضرورت

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں۔ علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔ ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔ البتہ شیخ غلام احمد اس کام کے واسطے اچھا آدمی معلوم ہوا ہے۔ اس کے کلام میں بھی تاثیر ہے اور اخلاص و محبت سے اس نے اپنے اوپر اس شدت گرمی میں اتنا وسیع دورہ کرنے کا بوجھ اٹھایا ہے۔ کچھ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ لوگ اس کا کلام سننے کے واسطے جمع بھی ہو ہی جاتے ہیں ایک جگہ سے اس کو پتھر بھی پڑے مگر خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر بجائے ان کے کسی دوسرے کو لگا اور وہ زخمی ہوا۔

(۔) سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

اگر اسی طرح بیس یا تیس آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی (۔) ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشا کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں۔ تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گذر کر لیتے تھے۔

تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسے بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔ میرے نزدیک یہ مدرسہ یا کالج وغیرہ کا بنانا اول سلسلہ کی مضبوطی پر موقوف ہے۔ اول چاہئے کہ سلسلہ میں ایسے لوگ ہوں جو سلسلہ کی ضروریات کی مدد کرنے والے ہوں۔ جب سلسلہ کی ضروریات مثل لنگر وغیرہ ہی پوری نہیں ہوتیں تو اور کاموں میں بہت توجہ کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 682)

## تلخ زندگی برداشت کریں

فرمایا:۔ ’’حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خاص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مربیان اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو دعوت الی اللہ کے واسطے بھیجتے تھے۔ تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا۔ اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے۔ جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں۔ مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے، جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں، کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جاویں۔ جو دعوت الی اللہ کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھر نکلیں۔ اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک کی سخت کلامی اور گالی کو سن کر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے، وہاں سے چلے جائیں۔ اور فتنہ وفساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں۔ اور جہاں دیکھیں، کہ کوئی سعید آدمی، ان کی بات کو سنتا ہے۔ اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے اس فرمان کو سن کر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا۔ یہ وہ دوست ہیں، جو اس وقت قادیان میں رہتے تھے۔ اور ان کی تعداد اس وقت تک بارہ تک پہنچی تھی۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا۔ ایسے بزرگ رفقاء کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا تھا۔ جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی تھیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی تھی۔ اور ان کے علاوہ 2۔ چوہدری فتح محمد صاحب، 3۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب، 4۔ میاں محمد حسن صاحب، 5۔ عاجز راقم، 6۔ مولوی غلام محمد صاحب، 7۔ ماسٹر محمد دین صاحب، 8۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب، 9۔ اکبر شاہ خان صاحب، 10۔ مولوی عظیم اللہ صاحب، 11۔ مولوی فضل دین صاحب، 12۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب اور 13 قاضی عبداللہ صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی تھیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ مگر سردست کسی کو مقرر نہیں فرمایا تھا۔

(ذکر حبیب ص 153)

وعظ و نصیحت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا اپنا طریق کار کیا تھا اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد فرماتے ہیں۔

’’دوسرا بڑا ذریعہ آپ کا یہ تھا کہ آپ ہمیشہ تحریر اور تقریر کے ذریعہ اپنی جماعت کے لوگوں کو ان کے غلط خیالات کی اصلاح اور خراب اور ناپسندیدہ اعمال کی درستی کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے اور ان کے دلوں میں خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرنے اور مخلوق کے ساتھ انصاف اور احسان کا معاملہ کرنے کے لئے جوش پیدا کرتے رہتے تھے۔ اور آپ کی یہ عادت تھی کہ اپنی جماعت کے لوگوں کے خیالات اور ان کے اعمال کو گہری نظر کے ساتھ دیکھتے رہتے تھے اور ان کی کمزوریوں اور نقصوں کے مناسب حال اپنی تحریر و تقریر میں نصیحت کا طریق اختیار فرماتے تھے۔ مگر عموماً آپ کسی فرد کو مخاطب کر کے اور اس کے کسی نقص کی طرف اشارہ کر کے نصیحت نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کسی فرد یا افراد میں کوئی نقص دیکھتے تو اس کا یا ان کا نام لینے کے بغیر عمومی رنگ میں نصیحت فرماتے تھے۔

زبانی نصیحت کے لئے آپ عموماً پنجگانہ نماز کے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے تھے یعنی آپ کا یہ طریق تھا کہ بعض نمازوں کے بعد آپ بیت الذکر میں ہی بیٹھ جاتے تھے اور دوسرے لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے تھے اور پھر موقعہ اور حالات کے مناسب گفتگو ہوتی رہتی تھی اور لوگ آپ کی باتوں کو نہایت شوق اور محبت کے ساتھ سنتے اور آپ کے مبارک کلام کو اپنے اندر جذب کرتے تھے۔ یہ مجلس نہایت بے تکلفی کی مجلس ہوتی تھی جس میں ہر شخص آپ کے ساتھ بے تکلفی کے انداز میں گفتگو کرتا تھا اور آپ ہر شخص کی بات کو سنتے اور اس کا جواب دیتے تھے۔ اس مجلس میں بیٹھنے والوں کے لئے کوئی ترتیب مقرر نہیں ہوتی تھی اور نہ ہی آپ کے لئے کوئی خاص مسند ہوتی تھی بلکہ آپ اور آپ کے ساتھی بالکل بے تکلفی کے رنگ میں جس طرح ایک مشفق باپ کے ارد گرد اس کے بیٹے بیٹھے ہوں اکٹھے بیٹھ کر گفتگو فرماتے تھے۔ اور مجلس میں ہر قسم کی گفتگو ہوتی تھی یعنی دشمنوں کا ذکر بھی ہوتا تھا اور دوستوں کا بھی۔ قوموں کا بھی اور افراد کا بھی۔ پرائیویٹ باتوں کا بھی اور پبلک کا بھی۔ عقائد و خیالات کا بھی اور اعمال و افعال کا بھی۔ جماعت کی موجودہ مشکلات کا بھی اور اس کی آئندہ ترقیات کا بھی۔ غرض ہر رنگ کی گفتگو رہتی تھی اور سب لوگ اپنی باتوں کو سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ پیش کرتے تھے اور آپ ان کے جواب میں اسی سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔ غرض یہ ایک علم و عرفان اور محبت و وفا کا درس تھا جو آپ کی مجلس میں جاری رہتا تھا اور ہر شخص اپنی بساط اور اپنی استعداد کے مطابق اس چشمہ سے پانی لیتا تھا۔ اسی طرح کے موقعے آپ کی روزانہ سیروں میں بھی میسر آتے تھے جو آپ عموماً ہر روز صبح کے وقت اپنے دوستوں کے ساتھ فرمایا کرتے تھے۔ اور قادیان سے باہر دو دو تین تین میل تک چہل قدمی کرتے ہوئے نکل جاتے تھے۔ اس وقت بھی اس شمع کے پروانے آپ کے گرد گھومتے تھے اور ہر شخص آپ کے ساتھ چھو کر برکت و معرفت کا جام پیتا تھا۔ یہ مجلسیں اور یہ سیریں گویا ایک روحانی دھوبی کا کارخانہ تھیں جس میں لوگوں کی میلیں خود بخود دھلتی چلی جاتی تھیں اور وہ طہارت اور پاکیزگی کے میدان میں اپنے ہر قدم کو دوسرے قدم سے آگے پاتے تھے۔ اسی طرح تحریر کے میدان میں آپ کی کتابیں اور اشتہارات اور جماعت کے رسالے اور اخبارات ایک نہایت ماہر استاد کی طرح لوگوں کو اوپر اٹھانے میں لگے ہوئے تھے۔ اور جلسہ سالانہ کے اجتماع بھی جماعت میں ایک تازہ زندگی کی روح پھونکتے تھے۔

(سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

بقیہ صفحہ 6

جاتا ہے جب مائع ٹھوس شکل اختیار کرنے لگتی ہے تو کاسٹک سوڈے کو الگ کر لیا جاتا ہے۔ باقی ماندہ کو نمکین پانی سے دھو لیا جاتا ہے تاکہ بچا کھچا کاسٹک سوڈا ختم ہو جائے۔ اس طرح سے بنایا ہوا صابن دیرپا ہوتا ہے بہ نسبت دوسرے صابنوں کے۔ اس صابن سے نہانے کے بعد دوسرے صابنوں کی نسبت جلد زیادہ ملائم ہوتی ہے۔ بعض ڈاکٹر اس صابن سے ہاتھ دھونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسے کپڑے دھونے کی مشین میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ زیتون کے تیل کے بعض دوسرے استعمال حسب ذیل ہیں:۔

کاسمیٹکس (چہرہ سنوارنے کے سامان) میں بنیادی عنصر ہے۔ اس سے ہیروں کو اور فرنیچر کو پالش کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ جلد جل جاتی ہے مثلاً کھانا پکاتے وقت۔ اس صورت میں اگر زیتون کے تیل میں پانی اور لیموں ملا کر مل دیا جائے تو افاقہ ہو جاتا ہے۔ زیتون کے تیل میں اگر سرکہ ملا کر سر کی مالش کی جائے تو بالوں میں سکری ختم ہو جاتی ہے۔

مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب

# گی آنا
## تعارف۔ تاریخ اور اسلام کی آمد

## تعارف

گی آنا جنوبی امریکہ کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے اس علاقہ کو استعماری طاقتوں نے اپنی نو آبادیاتی یلغار کے وقت تین حصوں میں تقسیم کرلیا تھا۔ اس طرح ان حصوں کے الگ الگ نام برٹش گی آنا، ڈچ گی آنا اور فرنچ گی آنا قرار پائے۔ ان میں سے برٹش گی آنا نے مئی 1966ء میں آزادی کے بعد ''گی آنا'' نام اختیار کرلیا اور باقی دونوں علاقے ابھی تک ہالینڈ اور فرانس کی نوآبادیاں ہیں۔

گی آنا (Guiana) جس کے معنی پانیوں کی زمین (Land of Waters) کے ہیں۔ حقیقی معنوں میں یہی نقشہ پیش کرتا ہے۔ ہر طرف دریا ہی دریا ہیں۔ بعض دریا غیر معمولی نوعیت کے ہیں۔ بعض جگہ ان کی چوڑائی میلوں تک ممتد ہے۔ اکثر دریاؤں میں جہاز رانی ہوتی ہے۔ مواصلاتی نظام بڑی بڑی کشتیوں کا مرہون منت ہے۔ آبادی زیادہ تر ساحلی علاقوں تک محدود ہے۔ اندرونی علاقے غیر آباد اور جنگلات سے پٹے پڑے ہیں۔

## آب وہوا

آب وہوا معتدل ہے۔ بارش کثرت سے ہوتی ہے۔ پیداوار میں گنا اور چاول مشہور ہیں پھل بھی کثرت سے ہوتے ہیں۔

## تاریخ

سولہویں صدی سے قبل کی تاریخ پردہ اخفاء میں ہے۔ نوآباد جب وہاں پہنچے تو بغیر کسی بڑی لڑائی کے علاقہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ کیونکہ وہاں کے اصل باشندے نہ تو جدید فنون حرب سے واقف تھے اور نہ ہی اتنے منظم کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرسکیں۔ استعماری طاقتوں کو اگر کہیں لڑائی کرنی پڑی تو وہ آپس میں ہی تھی یعنی ایک طاقت کسی خاص علاقے کے حصول کے لئے دوسری سے ٹکرائی۔ وہاں کے اصل باشندوں نے جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لے لی اور اب تک دور دراز علاقوں میں ان کی بستیاں ملتی ہیں وہاں کے قدیم باشندوں کو امریکن انڈین (Amer Indian) کہا جاتا ہے جو بہت ہی کم تعداد میں ہیں اور اب بھی نئی تہذیب سے نابلد پہاڑوں اور جنگلوں میں رہائش پذیر ہیں۔ نوآباد جب وہاں قابض ہوئے تو ان کو زرخیز زمینوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے مزدوروں کی ضرورت پیش آئی۔ انہوں نے غلاموں کو خریدنا شروع کیا۔ لیکن جلد ہی غلامی غیر قانونی قرار پاگئی۔ غلامی ختم ہونے پر ہندوستان، انڈونیشیا، چین اور پرتگال سے ایسے لوگ لے گئے جو گنے کے کھیتوں میں کام کرسکیں۔ اس طرح وہاں کی آبادی چوں چوں کا مربہ بن گئی۔ گی آنا کی آبادی کم و بیش نصف ہندوستانی باشندوں، چالیس فیصد افریقن اور باقی چینی، پرتگالی اور دیگر یورپ کے باشندوں پر مشتمل ہے۔ کم وبیش یہی حال ڈچ اور فرانسیسی گی آنا کا ہے۔

## جزائر غرب الہند اور گی آنا

گی آنا کی آبادی، تمدن اور مذہبی حالات کو جزائر غرب الہند `West Indies` سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہاں تک رسائی کا ذریعہ یہی جزائر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کا مربوط تعلق ان جزائر سے قائم ہے۔ گی آنا میں اسلام کی داستان بھی ان جزائر سے الگ ہوکر بیان نہیں کی جاسکتی۔

جزائر غرب الہند ان چھوٹے چھوٹے بحر اوقیانوس کے جزیروں کا نام ہے جو کولمبس نے دریافت کئے تھے۔ کولمبس سپین سے مغرب کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ مغرب کی طرف سے ہندوستان پہنچے۔ جب ان جزائر میں پہنچا تو اس نے خیال کیا کہ وہ ہندوستان کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اور یہ جزائر یورپ کو مغرب کی طرف سے ہندوستان سے ملاتے ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے اس نے ان جزائر کو West Indies کا نام دے دیا۔

## غلامی اور جزائر غرب الہند

17ویں صدی سے ان جزائر کی تاریخ نمایاں ہوتی ہے۔ جبکہ برطانیہ اور فرانس نے شکر کی تلاش میں ان جزیروں کو موزوں ترین پایا۔ غلامی کی داستان بھی اسی سے وابستہ ہے۔ کیونکہ گنے کی کاشت اور قطع وبرید کے لئے مضبوط لوگ درکار تھے۔ یورپ کے لوگ اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

پلانٹرز کی توجہ افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کی طرف مبذول ہوئی۔ پرتگالی اس سے قبل ہی مغربی افریقہ سے غلاموں کی تجارت کررہے تھے۔

صحیح زمانہ اور وقت کا تعین قریباً ناممکن ہے کہ افریقہ کے باشندے کب ''نئی دنیا'' میں پہنچے ہوسکتا ہے کہ کولمبس کے پہلے سفر میں کوئی نہ کوئی موجود ہو۔ پھر سپین کی حکومت نے باقاعدہ اجازت نامے جاری کئے کہ افریقیوں کو غلاموں کے طور پر جزائر غرب الہند میں لایا جائے بشرطیکہ وہ عیسائی ہوں۔ اس تجارت کا کھلنا تھا کہ ایک اندازے کے مطابق کوئی دو کروڑ لوگ نئی دنیا میں پہنچادیئے گئے۔

جان ہاکن (John Hawkin) ایک انگریز کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پہلا شخص تھا جس نے مغربی افریقہ کے پرتگالی علاقہ سے غلامی کی تجارت کا آغاز کیا۔ 1562ء میں اس نے لنڈن کے بعض تاجروں کو اپنا ہمدرد بنالیا اور اس طرح غلاموں کی تجارت کی اجازت حاصل کرلی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس 300 افریقن غلام تھے۔ جوں ہی غلاموں کی تجارت قانونی طور پر جائز قرار پائی۔ کئی تاجر اس میدان میں اتر آئے۔ افریقہ کے قبائلی سرداروں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہزاروں انسانوں کو تاجروں کے ہاتھوں فروخت کرنا شروع کردیا۔ جنگی قیدیوں کو غلام بنا کر بیچ دیا جاتا۔ جوں جوں غلاموں کی قیمت بڑھتی گئی جنگ کی یہ صورت ہوگئی کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر چھوٹا موٹا حملہ کرتا اور کچھ لوگوں کو پکڑ کر یورپ کے تاجروں کے ہاتھ فروخت کردیتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ بعد میں سردار اپنے ہی قبیلہ کے آدمی تاجروں کے ہاتھ فروخت کردیتے۔

چونکہ غلام جنگی قیدی ہوتے تھے اور بعض دفعہ کسی قبیلہ کے سردار یا اس کے رشتہ دار بھی غلام بننے پر مجبور کردیئے جاتے تھے لہٰذا جب وہ اکٹھے ہوتے تو ان میں سے کوئی نہ کوئی ایسا آدمی نکل آتا جو ان کو منظم کرسکے۔ چنانچہ 17ویں صدی میں بہت سی جگہ ان غلاموں نے بغاوتیں بھی کیں۔ بغاوتوں سے بچنے کے لئے مالک ان کو ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے سے روکتے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات مذہبی رسوم ادا کرنے سے بھی روک دیا جاتا۔ قانونی شادی بھی نہ کرنے دی جاتی اور ان کے بچوں کو دوسری جگہ بیچ دیا جاتا۔ باغی کو میخوں سے لکڑی کے تختہ پر پیوست کرکے جلادیا جاتا۔ زمانہ گزرنے کے ساتھ بعض اصلاحات بھی ہوئیں اور اس طرح ایک نئی نسل نے جنم لیا۔ غلاموں کو مجبوراً وہ زبان سیکھنی پڑتی جو ان کے مالک بولتے اور چونکہ مالک زیادہ عیسائی ہوتے تھے اس لئے وہ اپنے مالک کا مذہب بھی اختیار کرلیتے۔

## گی آنا اور جزائر غرب الہند میں اسلام کیسے پہنچا

اسلام ان جزائر اور جنوبی امریکہ خصوصاً جنوبی امریکہ کے شمال مشرقی ساحل کے علاقوں میں کیسے پہنچا۔ اس سلسلہ میں ابھی تک پوری تحقیق ہونا باقی ہے۔ اس موضوع پر جو کام ہوا ہے وہ ابھی تک تشنہ تکمیل ہے۔ یہ خیال عام ہے اور درست بھی معلوم ہوتا ہے کہ نائیجیریا، سے جب غلام دنیا کے اس حصہ میں منتقل کئے گئے تو ان میں سے کئی مسلمان تھے۔ غلاموں کو مذہبی رسوم ادا کرنے کی آزادی نہ تھی۔ کھیتوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں پر یہ پابندی تھی کہ وہ عیسائی مذہب کے مطابق عبادات بجالائیں۔ لیکن پھر بھی بعض ہمت والے لوگوں نے اس ناروا پابندی سے نفرت کی۔ چنانچہ گی آنا میں قیام کے دوران مجھے ایسی روایات سننے کا اتفاق ہوا کہ مغربی افریقہ سے آنے والے بعض افریقن چھپ چھپا کر نماز ادا کیا کرتے تھے اور جب مالکوں کو علم ہوتا تو وہ ان پر سختی کرتے اور انہیں عیسائی مذہب کے مطابق عبادت کرنے پر مجبور کرتے۔

اس بات کو کہ اسلام جزائر غرب الہند اور قریب کے جنوبی امریکہ کے علاقوں میں غلاموں کے ذریعہ پہنچا اس حقیقت سے تقویت ملتی ہے کہ ان علاقوں میں اب تک ''مسلمان'' کو ''فولا مین'' (Fula Man) کہا جاتا ہے۔ سیرالیون میں قیام کے دوران میں اس لفظ سے مانوس تھا۔ مغربی افریقہ کے ساحلی علاقوں میں ایک مسلمان قبیلہ ہے جو 'فولا' کہلاتا ہے۔ یہ لوگ 'فولا' کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ عربوں کی بالواسطہ اولاد ہیں اور ان کو یہ فخر حاصل ہے

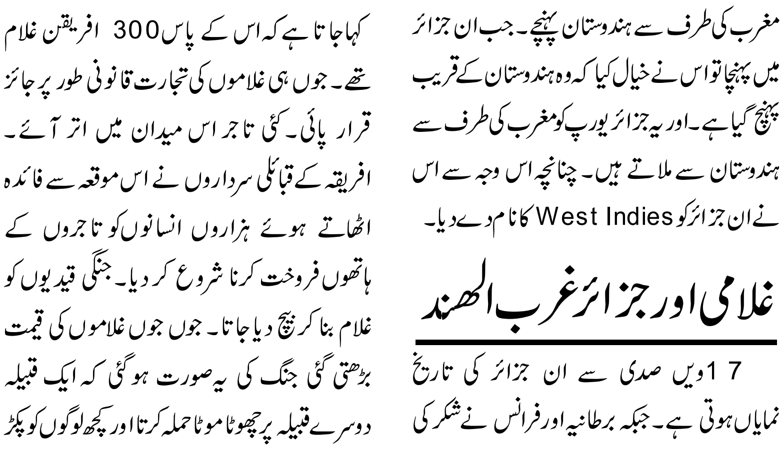

گی آنا اور اس کا ماحول

کہ ان کے ذریعہ ان علاقوں میں اسلام پہنچا۔ چونکہ یہ قبیلہ مسلمان ہے اس لئے ہر مسلمان کو عام لوگ اس نام سے پکارتے ہیں ان کے نزدیک مسلمان اور ’فولا مین‘ ایک ہی معنی کے دو لفظ ہیں۔ چنانچہ Guianas یعنی سابق برٹش گی آنا، ڈچ گی آنا اور فرنچ گی آنا میں مسلمانوں کو اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

غلامی کے اختتام کے ساتھ ساتھ مذہبی رسوم کی ادائیگی میں لگائی گئی پابندیاں بھی ڈھیلی پڑ گئیں۔ لہٰذا جو لوگ دل سے مسلمان تھے اور کسی نہ کسی طرح اپنے مذہب پر قائم تھے وہ برملا اپنے آپ کو مسلمان کہلانے لگے۔

## انڈونیشیا اور ہندوستان سے مسلمانوں کی آمد

غلامی کو غیر قانونی قرار دئے جانے پر پلانٹرز (Planters) کو اپنے کھیتوں پر کام کرنے والوں کی کمی محسوس ہوئی۔ کیونکہ وہ اب افریقنوں سے اس طرح کام نہیں لے سکتے تھے جس طرح وہ غلامی کے دور میں ان سے لیتے رہے تھے۔ اس صورت حال نے ان کو نئی راہیں تلاش کرنے پر مجبور کر دیا۔ سب سے پہلے پرتگال سے کچھ لوگ لائے گئے۔ مگر آب و ہوا ان کو موافق نہ آتی اور وہ زیادہ کامیاب ثابت نہ ہوئے۔ پھر چین سے کچھ لوگ لائے گئے مگر وہ بھی زیادہ کارآمد ثابت نہ ہوئے۔ بالآخر ان کی نظریں ہندوستان اور انڈونیشیا کی طرف اٹھیں۔ ’گی آنا‘ (Guyana) اور انڈونیشیا کی آب و ہوا اور اسی طرح ’گی آنا‘ اور ہندوستان خصوصاً جنوبی ہندوستان کی آب و ہوا میں مماثلت تھی۔ اس لئے ان دونوں ملکوں سے لوگوں کو ایک معین مدت تک کے لئے وہاں لے جانے کا پروگرام مرتب ہوا۔ چنانچہ ان ممالک سے لوگ وہاں پانچ سال کے لئے لے جائے جاتے جن کو Indenture کہا جاتا تھا۔ یہ لوگ اٹھارویں صدی کے نصف آخر میں وہاں لے جائے جانے لگے اور قریباً انیسویں صدی کی پہلی چوتھائی تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ ایسے لوگ جن کے خاندانی روابط اپنے ملک میں مضبوط تھے وہ تو واپس اپنے اپنے وطن چلے گئے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے وہیں رہنا پسند کیا۔ اور وہ مستقل طور پر وہیں آباد ہو گئے۔

چونکہ نو آبادیاتی نظام ترقی کے مراحل طے کرنے کے بعد روبتنزل تھا اس لئے بھرتی ہونے والوں کے لئے مذہبی امتیاز جو پہلے شرط کے طور پر موجود تھا منسوخ کر دیا گیا۔ اس طرح ہندوستان اور انڈونیشیا کے مسلمان بھی ان علاقوں میں پہنچ گئے۔

## سورینام (ڈچ گی آنا) میں مساجد کے محراب

سورینام (ڈچ گی آنا) چونکہ ڈچ کالونی تھی اور ادھر ان دنوں انڈونیشیا بھی ہالینڈ کے زیر اقتدار تھا۔ اس لئے انڈونیشیا سے کھیتوں پر کام کرنے والے لوگ وہاں لائے گئے۔ یہ لوگ زیادہ تر مسلمان تھے۔ سورینام پہنچ کر انہوں نے مساجد تعمیر کیں جن کا رخ مغرب کی طرف رکھا گیا کیونکہ انڈونیشیا سے قبلہ بطرف مغرب ہے اور وہاں مساجد کا رخ مغرب کی جانب ہوتا ہے۔ مگر یہ لوگ مکہ شریف سے مغرب کی جانب بہت دور نکل گئے تھے جہاں سے قبلہ مشرق کی طرف ہے اور محرابوں کا رخ بھی مشرق کی طرف ہونا چاہئے۔ لیکن ان لوگوں نے یہی تصور کیا کہ یہاں سے بھی قبلہ مغرب کی طرف ہے۔ لہٰذا انہوں نے اپنی مساجد کے محراب مغرب کی طرف ہی رکھے۔ حتیٰ کہ اب بھی وہاں بعض مساجد ایسی ہیں جن کے محراب مغرب کی طرف ہیں۔ بو میں جماعتوں نے اپنی مساجد کے محراب مشرق کی طرف بنانے شروع کئے۔ مگر اس کی وجہ سے ان میں اختلافات پیدا ہو گئے۔ بعض امام اس بات پر مصر تھے کہ محراب مغرب کی طرف ہی ہونے چاہئے۔ اس لئے سورینام میں انڈونیشین مسلمانوں میں دو گروہ ہو گئے۔ اس کے برعکس جو مسلمان برصغیر سے وہاں پہنچے انہوں نے اپنی مساجد کے محراب مشرق کی طرف ہی رکھے۔ کیونکہ وہ ان لوگوں کے بعد ایسے زمانہ میں وہاں پہنچے جبکہ قبلہ کے رخ کے تعین کا طریق واضح ہو چکا تھا۔

## گی آنا میں احمدیت

گی آنا میں احمدیت کا تعارف کب اور کیسے ہوا۔ اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں ٹرینیڈاڈ، ڈچ گی آنا اور برٹش گی آنا تینوں کو یکجا کرنا پڑتا ہے۔ سب سے پہلے ان علاقوں میں احمدیت کا تعارف بذریعہ لٹریچر ہوا۔ لیکن کب ہوا اس سلسلہ میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جن ابتدائی احمدیوں سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ان کی روایات میں بھی اختلاف ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ 1925ء اور 1930ء کے درمیان احمدیہ جماعت کی طرف سے شائع شدہ قرآن مجید کے تراجم اور کتب کسی نہ کسی ذریعہ ٹرینیڈاڈ پہنچیں اور وہاں چند احباب احمدیت کی تعلیمات سے متاثر ہوئے۔ پھر ڈچ گی آنا (سورینام) تک یہ اثر پہنچا اور وہاں پر بھی چند احباب احمدیت سے متاثر ہوئے۔ پھر وہاں سے گی آنا (برٹش گی آنا) میں احمدیت کی تعلیم پہنچی اور وہاں پر چند پیاسی روحوں نے احمدیت کو دل سے قبول کر لیا۔

## بچوں کا پیشاب نکل جانا

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

’’کریئوزوٹ رات کو بچوں کے پیشاب نکل جانے کی بہترین دوا ہے۔ اس میں یکایک پیشاب کی حاجت اتنی شدید ہوتی ہے کہ پیشاب کرنے کی جگہ تک بھی نہیں پہنچ پاتے۔ اگر اس دوا کو کچھ عرصہ استعمال کیا جائے تو رفتہ رفتہ پیشاب کی حاجت کی تیزی میں کمی آ جاتی ہے اور پیشاب کو روکنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے‘‘۔ (صفحہ:522)

# زیتون کا تیل فوائد اور استعمال

محمد ادریس چوہدری صاحب

بحیرہ روم کے اردگرد کے ممالک میں زیتون کا تیل چار ہزار سال سے مستعمل ہے۔ آجکل اس کا استعمال دنیا کے دیگر ممالک میں روز افزوں ترقی پر ہے۔ 1970ء میں ایک تحقیق کے مطابق ثابت ہو گیا کہ بحیرہ روم کے اردگرد رہنے والے لوگوں پر دوسری مغربی اقوام کے مقابلہ میں دل کا حملہ بہت کم ہوتا ہے۔ اچھی چربی (HDL) اور بری چربی (LDL) کی کمی بیشی کی وجہ سے دل پر حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ زیتون کے تیل میں اچھی چربی (HDL) کی فراوانی پائی جاتی ہے۔ زیتون کے تیل کے استعمال سے آکسیڈیشن (Oxidation) کی مقدار بڑھنے نہیں پاتی۔ اگر بڑھتی رہے تو شریانیں سکڑنے لگ جاتی ہیں اور دل میں Plaque (پتھری) اکٹھا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ زیتون کے تیل میں وٹامن ای بھی پائی جاتی ہے۔ اس میں کولیسٹرول نہیں ہوتا۔

## پیداوار

زیتون کی فصل جب پک جاتی ہے تو انہیں ہاتھوں سے درختوں سے توڑا جاتا ہے۔ یا پھر سیڑھی لے کر لاٹھی سے درخت کو جھاڑا جاتا ہے۔ اور نیچے زمین پر بچھائے ہوئے کپڑے پر زیتون گر جاتے ہیں۔ بڑے فارموں پر جہاں زیتون کے درخت ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ زیتون جھاڑنے کے لئے مشینری کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ بارش ہونے سے قبل زیتون درختوں سے جھاڑ لئے جائیں۔ ورنہ زیتون سے بھری ہوئی بوریوں میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے۔ ان زیتونوں سے نکالا ہوا تیل گھٹیا قسم کا ہوتا ہے۔ دوٹن زیتون سے یکصد گیلن تیل نکالا جا سکتا ہے۔ اٹلی کے علاقہ Tuscany میں زیتون کی وادی ہے۔ جہاں تیل نکالنے کی بے شمار فیکٹریاں ہیں۔ سب کا بنیادی طریق ایک جیسا ہی ہے۔ یعنی زیتون کو چکی میں پیسنے کے بعد گٹھلیاں الگ کر لی جاتی ہیں۔ پھر ٹھوس مواد کو مائع سے الگ کر لیا جاتا ہے۔ جب پانی نیچے بیٹھ جاتا ہے تو اوپر سے تیل کو نتھار لیا جاتا ہے۔ ایک زمانہ سے زیتون کے کسانوں کا ناشتہ روٹی اور زیتون کے تیل پر منحصر چلا آ رہا ہے۔ پہلے روٹی کو ٹوسٹ (Twist) کر لیتے ہیں۔ پھر اس پر نمک اور لہسن لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کافی مقدار میں زیتون کا تیل روٹی پر مل دیا جاتا ہے بعض دفعہ کسان روٹی کا استعمال نہیں کرتے۔ صرف چمچ بھر تیل ہی پی لیتے ہیں۔ بعض لوگوں کو وہم ہے کہ زیتون کے تیل کو جسم پر مل دینے سے بداثرات پھیل جاتے ہیں۔

عیسائی دنیا میں زیتون کے تیل کو مقدس سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بچہ کو ڈبو کر بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ لفظ کرائسٹ (Christ) کا معنی ہے وہ جس پر تیل مل دیا گیا ہو۔ بائیبل میں زیتون کے تیل کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ قرآن پاک میں زیتون کا ذکر پایا جاتا ہے۔ سپین کا جنوبی حصہ اندلس کہلاتا ہے۔ سپین میں عموماً اور اندلس میں خصوصاً زیتون کے تیل کی تجارت بڑے وسیع پیمانوں پر ہوتی ہے۔ سپین میں سالانہ دوصد اٹھارہ ملین گیلن زیتون کا تیل تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں سے یکصد بانوے ملین گیلن اندلس میں تیار ہوتا ہے۔ زیتون کے تیل کی پیداوار میں دنیا بھر میں سپین کے بعد اٹلی، یونان اور پھر ترکی کا نمبر آتا ہے۔ اس کی پیداوار تیونس اور شام میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن اتنی زیادہ نہیں۔ دنیا میں تقسیم ہونے والے زیتون کے تیل کا 75 فیصد اٹلی سے برآمد ہوتا ہے۔ عرب ممالک میں زیتون کے تیل کو نہ صرف کھانے کے طور پر بلکہ بالوں کے ٹانک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ ہندوستان میں اسے بالوں پر تو لگایا جاتا ہے لیکن کھاتے پیتے کم ہی ہیں۔

## زیتون کی اقسام

اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ زیتون کا تیل ایک ہی قسم کا ہوتا ہے حالانکہ بعض کا ذائقہ میٹھا اور بعض کا کڑوا ہوتا ہے۔ زیتون کا تیل جس میں گھنا پن کم ہو اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا۔ پیشہ ور ذائقہ شناس یکصد کے قریب مختلف النوع زیتون کے تیلوں میں فرق کر سکتے ہیں۔ میکسیکو میں کالے رنگ کے زیتون کے تیل کو زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ جبکہ عرب ممالک میں سبز رنگ والا اور میٹھا زیتون کا تیل مرغوب ہے۔ عرب لوگ روٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ زیتون کے تیل سے روٹی کو تر کر لیتے ہیں۔ پک وال نامی زیتون کا تیل عربوں میں خوب پسند کیا جاتا ہے۔ اس میں کڑواہٹ کے ساتھ زیتون کی خوشبو نمایاں ہوتی ہے۔ زیتون کا تیل تین حالتوں میں ہوتا ہے۔ ورجن (Virgin)، اصلاح شدہ یعنی Refined اور صرف زیتون کا تیل۔ بعض دفعہ بوتل پر Extra Virgin لکھا ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کیمیائی عمل سے اس کے رنگ اور ذائقہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

## استعمال

یونان کے شہر ’’پی لوپانیز‘‘ میں زیتون کے تیل سے بنائے جانے والے صابن کی فیکٹریاں پائی جاتی ہیں۔ جب زیتون کا تیل تیار ہو رہا ہوتا ہے تو نچلی سطح پر جو مواد بیٹھ جاتا ہے اس میں کاسٹک سوڈا اور سنگ صابن ملا دیا جاتا ہے۔ اس محلول کو بارہ گھنٹے تک ابالا

باقی صفحہ 8 پر

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

**مسل نمبر 39840** میں محمد اکرام ولد عبدالسلام قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔رقبہ واقع دارالرحمت شرقی ب 205 مربع فٹ مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اکرم گواہ شد نمبر 1 نوراحمد شہزاد وصیت نمبر 34131 گواہ شد نمبر 2 اختر حسین ولد محمد شریف دارالرحمت شرقی ب ربوہ

**مسل نمبر 39841** میں طلعت مسعود بنت مسعود احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/3 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ طلعت مسعود گواہ شد نمبر 1 عدنان ابراہیم ولد مسعود احمد 6/3 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 فرحان مسعود ولد مسعود احمد 6/3 باب الابواب ربوہ

**مسل نمبر 39842** میں حبیب احمد ولد حاجی بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/18 دارالصدر شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300+100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ+وظیفہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حبیب احمد گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد الفضل ولد محمد رشید ارشد 16/15 دارالصدر شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد افضل فہیم ولد مکرم ملک محمد اسحاق 14/16 دارالصدر شرقی ب ربوہ

**مسل نمبر 39843** میں فرحان مسعود ولد مسعود احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 6/3 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک عدد مکان رقبہ 11 مرلے 30 فٹ واقع 6/3 باب الابواب ربوہ مشترکہ 3 بھائی مالیتی -/600000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد فرحان مسعود گواہ شد نمبر 1 عدنان ابراہیم ولد مسعود احمد 6/3 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسعود احمد 6/3 باب الابواب ربوہ

**مسل نمبر 39844** میں نصیر احمد وارث ولد حسن محمد قوم مغل پیشہ معمار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/2 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نصیر احمد وارث گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد ولد محمد انور 6/3 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد خان ولد محمد اسماعیل خان 19/3 باب الابواب ربوہ

**مسل نمبر 39845** میں مبارکہ بشارت زوجہ بشارت احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/2 باب الابوب ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-8-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔حق مہر ادا شدہ -/3000 روپے۔ 2۔ مکان دارالبرکات ترکہ والد صاحب 1/4 حصہ کی مالک جو کہ 1982ء میں فروخت کردیا گیا(مانانوالہ) -/52000 روپے۔ 3۔ دوکان واقع فیصل آباد محترم خاوند کی طرف سے -/100000 روپے۔ 4۔ زیور تقریباً 4 تولہ -/30000 روپے۔کل میزان -/185000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ بشارت گواہ شد نمبر 1 بشارت احمد کھوکھر ولد فضل الدین کھوکھر 16/2 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم خاں ولد چوہدری فیض عالم خاں 16/2 باب الابواب ربوہ وصیت نمبر 17544

**مسل نمبر 39846** میں محمد اشرف ولد میاں خیردین قوم راجپوت پیشہ کارکن (بہشتی مقبرہ) عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1334+3240 روپے ماہوار بصورت کارکن الاؤنس +پینشن مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد اشرف گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد ندیم ولد محمد یوسف بھٹی دارالفضل شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 ذکاء اللہ چیمہ ولد نوراحمد چیمہ مرحوم D-11 بیوت الحمد ربوہ

**مسل نمبر 39847** میں مجیب الرحمٰن ولد بشارت الرحمٰن قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/4 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زرعی اراضی برقبہ ساڑھے تیرہ ایکڑ قیمت اندازاً 3 لاکھ روپے واقع بلڑی شاہ کریم تحصیل وضلع ٹنڈو محمد خاں حیدرآباد یہ زمین بنجر وغیر آباد ہے۔ والد صاحب کی طرف سے ملی ہے ورثاء خاکسار، دادی جان، والدہ، چھ بہنیں اور چار بھائی ہیں۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مجیب الرحمٰن گواہ شد نمبر 1 قیصر محمود وصیت نمبر 32082 گواہ شد نمبر 2 قدرت اللہ وصیت نمبر 32254

<u>شاہراہ قراقرم</u> چین میں تیسری بین الاقوامی سلک روٹ کانفرنس میں وزارتی سطح پر ایک اعلامیے پر دستخط کئے گئے ہیں جس کے تحت شاہراہ قراقرم کو چین اور روس کے ذریعہ مشرقی یورپ سے ملایا جائے۔

زدجام عشق
قیمت فی ڈبی -/400 روپے
تیارکردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ربوہ
فیکس: 213966 فون 212434-04524

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
صبح 9:00 تا 1:00 بجے شام 4:00 تا 8:00 بجے
ناغہ جمعہ کی صبح
فون نمبر: 213698
بفضل خدا کامیاب اور غرباء کے لئے سستا علاج

## کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ

1973ء میں مصر کے صدر انور السادات نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ دنیا کو مشرق وسطیٰ خصوصاً عرب مما لک سے کوئی ہمدردی نہیں ہے، چنانچہ اسٹیٹس کو میں تبدیلی کی خاطر انہوں نے مصالحت میں پہل کی اور نومبر 1977ء میں اسرائیل کی پارلیمنٹ کا دورہ کیا (یہ اقدام اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کرنے سے کم نہیں تھا) سادات کا کہنا تھا کہ ہم اسرائیل سے لڑ سکتے ہیں لیکن امریکہ سے جنگ کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔ مصر کے صدر کے دورہ اسرائیل کے بعد دونوں مما لک کے درمیان بات چیت کا آغاز ہوا اور 1978ء میں کیمپ ڈیوڈ میں انوار السادات اور اسرائیل کے مینا ہم بیگن کے درمیان ملاقاتیں ہوئیں۔ امریکی صدر جمی کارٹر بھی اس گفت وشنید میں موجود تھے۔ مارچ 1979ء میں کیمپ ڈیوڈ ہی کے مقام پر دونوں مما لک کے سربراہان اور نمائندوں کی کانفرنس بلائی گئی اور امریکی صدر نے ثالث کا کردار ادا کیا اس کانفرنس کے نتیجے میں 26 مارچ 1979ء کو کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے پر دستخط ہوئے۔ یہ معاہدہ کل دس دفعات اور تین مشمولات (جو مزید دفعات پر مشتمل ہیں) پر مشتمل تھا۔ معاہدے کی رو سے اسرائیل سینائے کے علاقے سے دست بردار ہوا (حقیقتاً مصر کو اسرائیل کے حوالے سے صرف یہ رعایت ملی تھی کہ اسے اس کا یہ علاقہ واپس مل گیا) اور مصر نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا۔ معاہدے میں طے پایا کہ مصر نہر سویز سے اسرائیلی مال بردار جہازوں کو بلامعاوضہ گزرنے کی اجازت دے گا۔ اس کے علاوہ بحیرۂ روم سے آنے والے کسی بھی ملک کے جہاز کو بھی، جن کی منزل مقصود اسرائیلی ریاست ہو، بلامعاوضہ آنے دے گا۔ اسٹریٹ آف ٹیرین اور خلیج اقابہ کو بین الاقوامی پانی سمجھتے ہوئے دونوں مما لک استعمال کریں گے۔ اسرائیل اپنے تحفظ کے لئے مخصوص جگہوں پر اپنی فوج متعین رکھے گا اور فریقین کسی بھی نوعیت کے اختلاف اور تصادم کے باوجود اس معاہدے پر قائم رہنے کے پابند ہوں گے۔ (اس بات کا اشارہ معاہدے کی دفعہ 61(4) کرتی ہے)

یہ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے کی شرائط تھیں، جنہیں مجبوراً مصر نے تسلیم کیا۔ فلسطین میں اسرائیلی بربریت کے باوجود یہ معاہدہ تو ہو گیا لیکن اس سے مصر کو صرف اتنا فائدہ ہوا کہ اسے اس کے مقبوضہ علاقے واپس مل گئے اور امریکہ مصر کو ایک خطیر رقم (2 ارب ڈالر) بطور امداد دینے کا پابند ہوا۔ البتہ عرب مما لک نے اس پر زبردست غم وغصے کا اظہار کیا اور مصر کو عرب لیگ کی رکنیت سے خارج کر دیا گیا۔

**امن وامان کا قیام** وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ امن وامان کے قیام اور دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے دینی مدارس اور علماء انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وہ حکومت کی مدد کریں۔

# خبریں

**مخالفت کے باوجود ڈیم بنائیں گے** صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ڈیموں پر سیاست نہیں کرنے دیں گے۔ ڈیم بنائیں گے۔ مخالفین کی فکر نہیں کچھ لوگوں نے سیاسی طور پر ڈیموں کے خلاف بولنا ہے۔ ان کو ہزار بار سمجھائیں وہ خلاف ہی رہیں گے۔ ملک دشمن اور انتہا پسندی کرنے والے باز نہ آئے تو کچل دیں گے۔ کالا باغ ڈیم پر پہلے ہی 30 سال تاخیر ہو چکی ہے۔ فی الحال تعمیر کا کوئی ٹائم فریم نہیں دے سکتا۔

**اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر حملہ** وزیراعظم شوکت عزیز نے بیجنگ (چین) میں کہا ہے اقوام متحدہ کی منظوری کے بغیر عراق پر یکطرفہ حملے نے لاقانونیت اور افراتفری کو دعوت دی۔ دنیا پر واحد سپر پاور کا غلبہ ہے۔ یکطرفہ اور پیشگی حملوں کا نظریہ اقوام متحدہ کے چارٹر کو متاثر کر رہا ہے۔ چینی صدر سے شوکت عزیز کی ملاقات میں مشترکہ مفادات کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کا اعادہ کیا گیا۔ چینی صدر نے کہا ہے کہ اقتصادی ترقی میں پاکستان کی مدد کرتے رہیں گے۔

**25 مطلوب افراد** بھارت نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان 25 مطلوب افراد حوالے کرے جبکہ پاکستان نے کہا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ملزم نہیں ہے۔ بھارت کے مطلوب افراد میں داؤد ابراہیم بھی شامل ہے۔ دفتر خارجہ پاکستان کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارتی قائدین بے بنیاد الزامات مرکزی مسائل سے توجہ ہٹانے کیلئے لگاتے ہیں۔

**طالبان اور قابض فوج میں جھڑپ** افغانستان کے صوبے غزنی میں طالبان اور امریکی فوج میں شدید جھڑپ ہوئی۔ ایک ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ 17 امریکی فوجی ہلاک اور 18 طالبان جاں بحق ہو گئے۔ دونوں طرف سے بھاری ہتھیار استعمال کئے گئے۔

**یوفون** یوفون کے چیف ایگزیکٹو نے کہا ہے کہ یوفون صارفین 18 لاکھ ہو گئے ہیں۔ توسیعی منصوبے پر 16 کروڑ روپے خرچ کر رہے ہیں۔ 2 کمپنیوں سے معاہدہ کر لیا گیا ہے۔ جون 2005ء تک 200 نئے شہروں میں یوفون کی سروس دستیاب ہوگی۔

**عراق میں ہلاکتیں** عراق میں ایک اطالوی باشندے کو اغوا کے بعد قتل کر دیا گیا ہے۔ بغداد میں مجاہدین کے حملوں میں 5۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ گرین زون پر مارٹروں سے حملہ کیا گیا۔ دھماکے میں امریکی فوجی گاڑی تباہ ہو گئی۔

**ترکی کی حمایت میں قرارداد** یورپی پارلیمنٹ نے ترکی کو یورپی یونین میں شامل کرنے کیلئے مذاکرات شروع کرنے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ یورپی پارلیمنٹ نے قرارداد 262 کے مقابلے میں 407 ووٹوں سے منظور کی۔ مذہبی آزادی سے متعلق ترک حکومت کے اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا۔

**انسانی حقوق کی پامالی** ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کی آڑ میں امریکہ انسانی حقوق پامال کر رہا ہے۔ عراق اور گوانتا موبے میں قیدیوں کے ساتھ تشدد آمیز سلوک بش حکومت کی ناکامی کا ثبوت ہے۔ امریکہ نے قانون کی دھجیاں اڑا دیں۔ انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون اور جنیوا کنونشن کا بھی احترام نہیں کیا۔

## خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چار دیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

| ربوہ میں طلوع وغروب 18۔دسمبر2004ء | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:33 |
| طلوع آفتاب | 7:00 |
| زوال آفتاب | 12:05 |
| وقت عصر | 3:38 |
| غروب آفتاب | 5:09 |
| وقت عشاء | 6:37 |

BABY HOUSE
ملکی اور غیر ملکی سائیکلوں کا گھر BMX-MTB
بیٹری سے چلنے والی کاریں اور سکوٹر نیز ایکسر سائز مشینیں دستیاب ہیں
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: ہمایوں خلیل فون: 7324002
Y.M.C.A بلڈنگ دکان نمبر 1
بالمقابل میکڈونلڈ نیلا گنبد۔ لاہور

لندن کیلئے خصوصی ریٹرن ٹکٹ
صرف-/38700 روپے بشمول تمام ٹیکس
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
اسلام آباد فیکس: 051-2277730
فون: 051-2270987`2875792

لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
گوادر، بحریہ ٹاؤن اور اسلام آباد کی تمام سوسائٹیز میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
www.zahidestates.com
زاہد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)
سینئر چیف ایگزیکٹو: ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
Y بلاک گول پلازہ آفس نمبر 41 گراؤنڈ فلور عقب DHA آفس ڈیفنس لاہور
فون آفس: 042-5744284,5740192 موبائل: 0300-8423089
Email: zahid@zahidestates.com
برانچ
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور
فون: 042-7441210 موبائل: 0300-8458676
Email: umar@zahidestates.com

C.P.L 29